بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

3060

سورۃ التغابن

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۫ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۲ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ
صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝۳ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ
مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۴ اَلَمْ يَاْتِكُمْ
نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۵
ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ
يَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۶

سورۃ التغابن   اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اسی
کی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۝۱ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں کوئی کافر
اور تم میں کوئی مسلمان اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ۝۲ اس نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ
بنائے اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری اچھی صورت بنائی اور اسی کی طرف پھرنا ہے ۝۳ جانتا ہے
جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جانتا ہے جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور اللہ دلوں کی
بات جانتا ہے ۝۴ کیا تمہیں ان کی خبر نہ آئی جنہوں نے تم سے پہلے کفر کیا اور اپنے کام کا وبال
چکھا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۝۵ یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن
دلیلیں لاتے تو بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے تو کافر ہوئے اور پھر گئے اور اللہ نے بے نیازی
کو کام فرمایا اور اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا ۝۶

(پارہ ۲۸۵/سورہ تغابن ۶۴/ ۱ تا ۶ * ت: ک)

اکثر محققین کا کہنا ہے کہ سورہ تغابن کا نزول مدینہ منورہ میں ہوا لیکن بعض اسے مکی سورۃ کہتے ہیں تاہم
راجح قول پہلا ہی ہے۔ اس میں اٹھارہ آیات اور دو رکوع ہیں سورہ کی نویں آیت "التغابن" کا لفظ آیا

3061

۱۔ "کائنات" کا خالق تمام صفاتِ کمال سے متصف ہے اور ہر عیب و نقص سے مبرا اور منزہ ہے بلندیوں پستیوں میں حقیقی فرمانروائی اسی کی ہے ہر خوبی و ہر کمال جہاں کہیں دکھائی دیتا ہے وہ اسی کا ہے یا اس کا بخشا ہوا ہے اس لئے ہر حمد کا وہی مستحق ہے ✱ جب ہر چیز ممکن ہے اور اس کی تخلیق کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف یکساں ہے تو اس کی قدرت کی نسبت بھی ہر چیز سے مساوی ہوگی۔

۲۔ "انسان" کا اور اس کی جملہ صلاحیتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے ان صلاحیتوں کا بروئے کار لانا، اچھے یا برے انداز سے ان کو استعمال کرنا انسان کا فعل اور کسب ہے۔ اسی کسب کے باعث وہ جزا اور سزا کا مستحق سمجھا جاتا ہے اس آیت میں بتا دیا گیا ہے کہ تمہیں نیست سے ہست کرنے والا، تمہیں توانائیاں صلاحیتیں پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے کسی نے اس نعمت وجود کو پہچانا، کسی نے اس نعمت کی قدر نہ کی۔ کسی نے منعم کا شکر ادا کیا اور اس کی توحید کو تسلیم کیا اور کوئی نفس و شیطان کے بتائے راستہ پر گامزن رہا اور اپنے رب کا انکار کیا انسان اور اس کی صلاحیتوں کو پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا فعل ہے لیکن انہیں صحیح یا غلط انداز سے استعمال کرنا انسان کا کام ہے۔ (ضیاء القرآن)

۳۔ کچھ تمہیں کو پیدا نہیں کیا بلکہ آسمانوں اور زمین کو بھی اسی نے پیدا کیا۔ یہ نہیں کہ حرکاتِ فلکیہ اور کواکب کی تاثیرات سے حوادث ظہور کرتے ہیں اور اچھی بری صورتیں بھی تاثیراتِ فلکیہ سے ہوتی ہیں سعادت و نحوست بھی انہیں سے ہے جیسا کہ بعض کا خیال تھا ✱ تمہاری صورتیں بھی اسی کے یدِ قدرت نے بنائیں پھر دیکھو کیا عمدہ نقشہ کھینچا ناک کی جگہ کان، منہ کی جگہ ٹانگ ہوتے تو کیا ہی برا معلوم ہوتا۔ یہ اور بات ہے کہ ان نوعوں میں بھی تفاوت ہے کوئی خوبصورت کوئی اس کے لحاظ سے بدصورت مگر بدصورت بھی مناسبت و اعتدال فطری کے لحاظ سے خوبصورت ہے ✱ اسی کی طرف پھر کر جانا ہے دنیا میں بھی جب اسباب منقطع ہو جاتے ہیں بندہ اسی کی طرف پھر کر جاتا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

۴۔ اللہ تمہارے اسرار اور ان خیالات سے واقف ہے جو تمہارے سینوں کے اندر پوشیدہ ہوتے ہیں۔ جو چیز معلوم ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے خواہ وہ کلی ہو یا جزئی۔ اللہ اس کو جانتا ہے ✱ قدرت کا ذکر علم سے پہلے اس لئے کیا کہ کائنات اپنے خالق پر براہِ راست دلالت کرتی ہے علم کا دوبارہ ذکر درحقیقت تکرارِ وعید ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کی نافرمانی اور خلافِ رضا عمل کرتے ہیں (تفسیر مظہری)

3062

۵۔ سابقہ امتوں پر رسولوں کی مخالفت اور حق کی تکذیب کی وجہ سے جو عذاب نازل ہوا اس کی خبر دی جا رہی ہے ☆ تکذیب اور قبیح اعمال کا انجام اور دنیا میں ان پر جو عذاب اور رسوائی آئی۔ اس دنیوی عذاب کے ساتھ ساتھ دار آخرت میں بھی ان کے لئے دردناک عذاب ہے (تفسیر ابن کثیر)

۶۔ اور یہ عذاب اس وجہ سے ہے کہ ان کے پاس رسول اوامر و نواہی اور معجزات لے کر آتے تو ان لوگوں نے کہا کہ کیا ہمارے جیسا آدمی ہمیں توحید کی دعوت دے گا سو انہوں نے کتابوں رسولوں اور معجزات کا انکار کیا اور ان پر ایمان لانے سے اعراض کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کی پرواہ نہ کی وہ ان کے ایمان سے بے نیاز اور ستودہ صفات ہے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغویات رب ۞ صَوَّرَكُمْ : اس نے تمہاری صورت کھینچی، شکل بنائی ۞ تُعْلِنُوْنَ : تم ظاہر کرتے ہو ۞ ذَاقُوا : انہوں نے چکھا ۞ اِسْتَغْنَى : اس نے بے پرواہی کی ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ مؤذن کی اذان کی ہر شے گواہی دے گی (حدیث) ۞ بے شمار مخلوق اپنے خالق کو جانتی ہے اور اس کی اطاعت میں مشغول ہے ۞ اللہ کے لئے ملک دائم لازوال ہے ۞ اللہ ہی واحد مطلق قادر ہے ۞ بندوں کو ہمیشہ اللہ کی لطیف نعمتوں کو مد نظر رکھنا چاہئے ۞ بندوں میں بعض اپنے اختیار سے کفر میں مبتلا ہوتے ہیں ۞ اور ایمان مومن کا فعل ہے ۞ کسب و اختیار کلی اللہ کی تقدیر و مشیت کے تحت ہے ۞ اللہ جسے چاہے اپنے قریب کرتا ہے ۞ اللہ تعالیٰ ہر عمل کو جانتا ہے ۞ انسان کو احسن تقویم میں پیدا فرمایا گیا ۞ معنوی حسن ضروری ہے ۞ ایمان احسن سیرۃ ہے ۞ حسن میں صفت عدل ہے وہ بادشاہ ہے ۞ سب کا رجوع اللہ کی طرف ہو گا ۞ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابل لاشے اور حقیر ہے ۞

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ
لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ ۷ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ ۸ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ
الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ
عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ۹ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ۱۰ مَآ اَصَابَ
مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ۱۱ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ
تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ ۱۲

گمان کرتے ہیں کفار کہ انہیں ہرگز دوبارہ زندہ نہ کیا جائے گا۔ فرمائیے کیوں نہیں، میرے رب کی قسم تمہیں ضرور زندہ کیا جائے گا پھر تمہیں آگاہ کیا جائے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے اور یہ اللہ کے لئے بالکل آسان ہے ۝ پس ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے ۝ ۸ جس دن تمہیں اکٹھا کرے گا جمع ہونے کے دن یہی گھاٹے کے ظہور کا دن ہے اور جو ایمان لے آیا اللہ پر اور نیک عمل کرتا رہا اللہ دور فرما دے گا اس سے اس کے گناہوں کو اور داخل فرمائے گا اسے باغوں میں رواں ہوں گی جن کے نیچے ندیاں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے تا ابد یہی بڑی کامیابی ہے ۝ ۹ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہیں رہیں گے ہمیشہ اس میں اور یہ بہت بری پلٹنے کی جگہ ہے ۝ ۱۰ نہیں پہنچتی (کسی کو) کوئی مصیبت بجز اللہ کے اذن کے اور جو شخص اللہ پر ایمان لے آئے اللہ اس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے ۝ ۱۱ اور اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول (اکرم) کی پھر اگر تم نے روگردانی کی (تو تمہاری مرضی) ہمارے رسول کے ذمہ فقط کھول کر پہنچا دینا ہے ۝ ۱۲

(پارہ ۲۸ / سورہ تغابن ۶۴/ ۷ تا ۱۲ ✯ ت: ض)

۷۔ کافروں نے یہ کہا کہ وہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے"۔ قیامت میں جزا و سزا کے لئے خیال رہا کہ قیامت کا انکار تمام کفر و گناہوں کی اصل ہے جب حساب کا خوف نہیں تو جو چاہے کرے ★ "تم فرما دو کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے" چنانچہ (اللہ تعالیٰ) ایک آن میں تمام مخلوق کو زندہ فرما دے گا اور جتنے سالوں میں سب کا مکمل حساب و کتاب لے گا۔ (نور العرفان)

۸۔ نور سے مراد قرآن شریف ہے کیوں کہ اس کی بدولت گمراہی کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور ہر شے کی حقیقت واضح ہوتی ہے ★ (کنز الایمان)

۹۔ جس دن وہ سب کو جمع کرے گا "جمع کرنے کا دن یعنی قیامت ہے" ★ وہ دن خسارے کا ہے کس لئے کہ دنیا میں جن کاموں کو عمر بھر محنت اٹھا کر نیکی سمجھ کر کیا تھا آج عدالت آسمانی میں وہی سزا اور ناراضگی کا سبب ہو گئے ★ پھر اس دن کام آنے والی چیزیں بیان فرماتا ہے کہ جو دنیا میں اللہ پر ایمان لایا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کے موافق ویسا ہی جانا اور یقین کیا اور اس کے ساتھ نیک کام بھی کئے۔ نیک وہی کام ~~ہیں~~ ہیں جو اللہ کی رضی کے موافق ہیں جن کی رسول اللہ نے خبر دی اور عقل سلیم نے بعض کی تصدیق کی خالی ایمان بغیر نیک کاموں کے درخت بے برگ و ثمر ہیں ★ ایمان اور اعمال صالحہ کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ۱۔ اس کے گناہ اس سے مٹا دے گا۔ گناہ ہر طرح کے ہوں تو ان کے لئے کفارہ اسی کے اعمال صالحہ اور ایمان ہے ★ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جہاں نہریں بہتی ہوں گی اور وہاں ہمیشہ رہا کریں گے نہ موت نہ بیماری دیکھیں گے وہاں غم و اندیشہ نہیں ہمیشہ سرور و فرحت ہے۔ یہ بڑی مراد کا پانا ہے (تفسیر حقانی)

۱۰۔ (جزا اور سزا کی) دونوں آیات تغابن کی تفصیل ہیں یا یوم الجمع کی جس میں سب کو جمع کیا جائے گا اس کی اصل غرض و مقصد کا اظہار اور دونوں فریقوں کے الگ الگ نتیجہ کا بیان ہے (تفسیر مظہری)

۱۱۔ جسے کوئی مصیبت آئے وہ یہ جان لے کہ یہ اللہ کی قضاء و قدر سے ہے۔ وہ صبر اختیار کرے اور قضائے الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کر دے۔ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں ہدایت اور یقین صادق کی دولت عطا فرماتا ہے جو لیا گیا ہے اس کا بدل یا اس سے بہتر عطا فرماتا ہے

★ علقمہ نے کہا کہ یہ وہ آدمی ہے جب کوئی مصیبت آتی ہے اور اسے یہ علم ہوتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے،

3065

چنانچہ وہ راضی ہوتا ہے اور تسلیم کر لیتا ہے * حدیث شریف میں ہے کہ "مومن کا بھی عجیب حال ہے
اللہ تعالیٰ اس کے لئے جو فیصلہ کرے وہی اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اگر اسے تکلیف پہنچے اور اس پر وہ
صبر کرے تو یہ تکلیف اس کے لئے بہتر ہے اور اگر اسے مسرت اور راحت ملے اور وہ اس پر شکر کرے
تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اور یہ سعادت صرف مومن کے لئے مخصوص ہے"۔ حوالہ؟ (تفسیر ابن کثیر)

۱۲۔ فرائض میں اللہ تعالیٰ کی، سنن میں رسول اللہ ﷺ کی یا یہ کہ توحید میں اللہ تعالیٰ کی اور نبوت
میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو سو اگر تم ان دونوں کی اطاعت سے اعراض کرو گے تو رسول اللہ ﷺ
کے ذمہ تو صرف رسالت کو صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔ (تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ)

لغوی اشارے ○ زَعَمَ: اس نے دعویٰ کیا ○ يَجْمَعُ: وہ جمع کرے گا ○ تَغَابُن: غبن ○
أَصَابَ: وہ پہنچا، وہ آپڑا ○ قَلْبَهُ: اس کے دل کو ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ اللہ تعالیٰ مستغنی ہے ○ تمام مخلوق زبانِ حال سے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتی ہے ○
کمال اوصاف کا ذکر حمد ہے ○ سنی سنائی بات میں کذب بیانی کا زیادہ امکان ہے ○ قرآن نور ہے ○
پوشیدہ طور پر کسی معاملہ میں خسارہ دینا غبن ہے ○ یوم تغابن سے مراد قیامت ہے ○ اُخروی ترقی دنیوی
امور پر موقوف ہے ○ عمل نظریہ کے مطابق ہوتا ہے ○ جدوجہد بہرحال جاری رکھنی چاہیے ○
مصیبت تحصیلِ یقین کا ذریعہ بھی ہے ○ سنت نبوی ﷺ پر مداومت صحت ایمان کی علامت ہے ○
توکل تعلقات عالیہ سے ہے ○ (حدیث شریف) تمام دنیا متاع ہے، متاع نیک عورت ہے ○

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ١٣ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ
تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ١٤ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ
وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ ١٥ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا
اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ
يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ١٦ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا
حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ ١٧ لا عٰلِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ١٨ ع

اللہ ہے کہ جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی پر ایمان والوں کو بھروسہ رکھنا چاہیئے
۝ ۱۳ اے مسلمانو! تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن بھی ہیں سو اُن سے
بچتے رہیو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ بھی بخش دینے والا مہربان
ہے ۝ ۱۴ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لئے آزمائش ہیں اور اللہ کے پاس تو بڑا اجر ہے ۝ ۱۵
پھر جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور (حکم) سنو اور مانو اور اپنے بھلے کے لئے
(اللہ کی راہ میں) خرچ کرو اور جو شخص اپنے دل کی لالچ سے محفوظ رکھا گیا سو وہی فلاح
بھی پانے والے ہیں ۝ ۱۶ اگر تم اللہ کو اچھی طرح سے قرض دو گے تو وہ تم کو دگنا کر کے دے گا اور
تم کو بخش دے گا اور اللہ قدردان سمائی والا ہے ۝ ۱۷ وہ چھپے اور کھلے کا جاننے والا اور
زور آور حکمت والا ہے ۝ ۱۸ (پارہ ۲۸ / سورہ تغابن ۶۴ / ۱۳ تا ۱۸ * ت: ج)

۱۳ - اگرچہ اسباب پر عمل کریں مگر اعتماد اور بھروسہ صرف رب تعالیٰ پر کریں لہٰذا بیماری
میں علاج کرنا (وغیرہ) توکل کے خلاف نہیں۔

۱۴ - (شانِ نزول) بعض مسلمانوں نے مکہ معظمہ سے ہجرت کرنے کا ارادہ کیا تو اُن کے بیوی
بچوں نے انہیں روکا اور کہا کہ ہم تمہاری جدائی پر صبر نہ کر سکیں گے وہ ہجرت سے باز
رہے، پھر کچھ عرصہ بعد ہجرت کر کے آئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضورؐ کے مہاجر صحابہ حضورؐ
کی صحبت شریف میں رہ کر علم و فضل میں بہت دور پہنچ چکے ہیں، انہیں اس پر افسوس ہوا

اور چاہا کہ اپنی ان بیوی بچوں سے قطع تعلق کرلیں جنہوں نے انہیں ہجرت سے روکا تھا اس پر یہ آیت کریمہ اتری۔ جس میں ایسے بیوی بچوں کی بات ماننے سے منع کیا گیا اور ترک تعلق سے بھی روکا گیا ★ معلوم ہوا کہ جو بیوی بچے اللہ کی اطاعت نماز، حج، ہجرت سے روکیں وہ ہمارے دشمن ہیں ان کی نہ ماننا چاہیئے کیونکہ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں اتری جن کو ان کے بال بچوں نے ہجرت سے روکا تھا حالانکہ ہجرت ان پر فرض تھی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارا وہ قرابت دار جو اللہ رسول سے روکے وہ دشمن ہے اور وہ اجنبی اور غیر جو ہم کو اللہ و رسول تک پہنچا دے وہ ہمارا عزیز ہے ★ (کسی کے کہنے یا آکر شکایت سے باز نہ رہو) اللہ رسول کے مقابل کسی کی اطاعت نہیں ★ "گزشتہ پر انہیں سزا نہ دو ان سے ترک تعلق نہ کرو ان کا خرچ بند نہ کرو۔ معلوم ہوا کہ بیوی بچوں کے قصور معاف کرنا رب تعالیٰ کو محبوب ہے جو مخلوق پر رحم کرے گا خالق اس پر رحم فرمائے گا۔ (نور العرفان)

۱۵۔ "تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں" کہ کبھی آدمی ان کی وجہ سے گناہ اور معصیت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ان میں مشغول ہو کر امور آخرت کے سرانجام سے غافل ہو جاتا ہے ★ تو محتاط رہو ایسا نہ ہو کہ اموال و اولاد میں مشغول ہو کر ثواب عظیم کھو بیٹھو۔ (کنز الایمان)

۱۶۔ اپنے اللہ سے ڈرو جتنا تمہارا مقدور ہے جتنا تمہارے امکان میں ہے ★ سب کے لئے تقویٰ کا دروازہ کھول دیا جتنی تمہاری استطاعت ہے جتنی ہمت کے تم مالک ہو اتنا تقویٰ اختیار کرو مزید مدارج تقویٰ کی توفیق اللہ جب چاہے گا اپنی جناب سے تمہیں عطا فرمائے گا ★ اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کے نبی کے ارشادات پوری توجہ سے سنو اس کے احکام بجا لاؤ اور اس کی راہ میں اس کے دیے ہوئے مال سے خرچ کرتے رہو یہی تمہارے لئے بہتر ہے (ضیاء القرآن)

۱۷۔ اللہ کو قرض دینے کے معنی ہیں اللہ کے بندوں کو قرض دینا ★ اللہ کی راہ میں بامید ثواب خرچ کرنا خلوص قلب کی خوشی خاطر بغیر دکھاوے اور طلب شہرت کے دینا جس سے لینے والے پر نہ احسان رکھا جائے نہ اسے دکھ دیا جائے ★ دس گنا سے سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ جتنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائے گا۔ اور راہ خدا میں خرچ کرنے کی برکت سے تمہارے گناہ معاف کرے گا

اور اللہ قدر دان ہے یعنی تھوڑے کے بدلے میں بہت دینے والا ہے ★ وہ سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا فوراً سزا نہیں دیتا

۱۸۔ اس کے علم سے کوئی چیز مخفی نہیں جس چیز کا لوگ مشاہدہ کرتے ہیں اور جو چیز لوگوں کے علم سے پوشیدہ ہے اللہ سب کو جانتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ جو چیز اس وقت موجود ہے اس کو بھی اللہ جانتا ہے اور جو چیز پہلے ہو چکی یا آئندہ ہونے والی ہے چیز سے واقف ہے ہر شے پر غالب جس کی قدرت بھی کامل ہے اور علم بھی ہمہ گیر۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ○ اِحْذَرُوْا : تم ڈرو، تم بچو ○ تَصْفَحُوْا : درگزر کرو ○ اِسْتَطَعْتُمْ : تم سے ہو سکا، تم کر سکے ○ اِسْمَعُوْا : تم سنو ○ یُوْقَ : وہ بچایا جائے ○ شُحَّ : خود غرضی بخل، حرص ○ قَرْضًا : کترنا، کاٹنا ○ یُضٰعِفُ : بڑھاتا ہے، بڑھائے گا ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ حدیث شریف : تقویٰ کے بعد انسان کے لئے بہترین سرمایہ نیک عورت ہے ○ ضرر رساں باتوں سے بچو ○ ان امور سے ڈرنا جو مواخذہ کا موجب ہیں ○ رضائے الٰہی کو پیش نظر رکھ کر خرچ کریں ○ مال نفس کی محبوب چیز ہے ○ عالم سے نفع دنیا خود فائدہ پاتا ہے ○ قرض وہ شے ہے جسے دے کر واپس لینے کا ارادہ ہو ○ قرض حسن یعنی اعمال کی جزاء ○ حوصلہ آزمائش کی آڑ ہے ○ اللہ قدرت و حکمت کا مالک ہے ○